سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

مباحثات

دو شنبہ ۶ دسمبر سنہ ۱۹۷۶ء

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
۱	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ۔	۱ و ۳
۲	وزیر اعلےٰ کا انتخاب ۔	۲
۳	اسپیکر کا انتخاب اور حلف عہدہ ۔	۳
۴	اسپیکر کو تہنیت ۔	۴

جلد سیزدہم

ا

افسرانِ اسمبلی

۱۔ مسٹر محمد خان باروزئی .... اسپیکر (قبل از دوپہر کے اجلاس میں) (حلقہ نمبر پی بی ۲ سبی)

۲۔ جام میر غلام قادر خان .... اسپیکر (اجلاس بعد از دوپہر) (حلقہ نمبر پی۔ بی۔ ۲۰ لسبیلہ)

۳۔ میر قادر بخش بلوچ .... ڈپٹی اسپیکر (حلقہ نمبر پی۔ بی۔ ۱۸ مکران (۲))

۴۔ سید محمد اطہر .... سکریٹری اسمبلی

۵۔ قاضی نور حسین .... اسسٹنٹ سکریٹری اسمبلی

اراکینِ صوبائی کابینہ

وزیراعلیٰ

مسٹر محمد خان باروزئی .... (حلقہ نمبر پی۔ بی۔ ۲۔ سبی)

محکمہ صنعت، محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات، محکمہ مالیات۔ محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن، محکمہ محنت و ٹرانسپورٹ۔

بمع محکمہ جات زراعت، محکمہ آبپاشی اور بجلی۔

وزراء

۱۔ مسٹر غوث بخش خان رئیسانی .... (حلقہ نمبر پی۔ بی۔ ۱۲۔ کچھی۔ ۱)

(سینئر وزیر)۔ محکمہ امور داخلہ و قبائلی امور۔ محکمہ بلدیات۔

۲۔ میاں سیف اللہ خان پراچہ .... (حلقہ نمبر۔ پی۔ بی۔ ۱۔ کوئٹہ۔ ۱)

وزیر محکمہ۔ مواصلات و تعمیرات۔ محکمہ قانون۔ محکمہ اطلاعات۔ اور محکمہ خوراک۔

۳۔ محترمہ مس فضیلہ عالیانی .... (حلقہ نمبر پی۔ بی۔ ۲۱ (خاتون)

وزیر محکمہ۔ تعلیم۔ محکمہ صحت و سماجی بہبود

۴۔ میر نصرت اللہ خان سنجرانی .... (حلقہ نمبر۔ پی۔ بی۔ ۱۱۔ چاغی)

وزیر۔ محکمہ ریونیو۔ محکمہ ایکسائز و ٹیکسیشن۔ محکمہ اوقاف و محکمہ سیاحت۔

دیگر ارکان اسمبلی جنہوں نے آج کے اجلاس میں شرکت کی

۱۔	میر چاکر خان ڈومکی	(حلقہ نمبر۔ پی۔ بی ۲۳۔ کچھی۔ ۲)
۲۔	مسٹر محمد انور جان کھیتران	(حلقہ نمبر پی۔ بی۔ ۸۔ لورالائی۔ ۱)
۳۔	مولوی صالح محمد	(حلقہ نمبر۔ پی۔ بی۔ ژوب۔ ۹)
۴۔	حاجی میر شاہ نواز خان شاہلیانی	(حلقہ نمبر پی۔ بی۔ ۷۔ سبی)
۵۔	میر شیر علی خان نوشیروانی	(حلقہ نمبر۔ ۱۹۔ خاران)
۶۔	مسٹر صابر علی بلوچ	(حلقہ نمبر پی۔ بی۔ ۱۷۔ مکران)
۷۔	مسٹر محمود خان اچکزئی	(حلقہ نمبر پی۔ بی۔ ۴۔ کوئٹہ۔ ۴)
۸۔	مولوی محمد حسن شاہ	(حلقہ نمبر۔ پی۔ بی۔ ۳۔ کوئٹہ۔ ۳)
۹۔	میر یوسف علی خان مگسی	(حلقہ نمبر پی۔ بی۔ ۲۴۔ کچھی و قلات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

بروز دوشنبہ مورخہ ۶ دسمبر ۱۹۷۶ء صبح گیارہ بجے

زیر صدارت میر قادر بخش بلوچ، ڈپٹی اسپیکر منعقد ہوا

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از قاری افتخار احمد کاظمی :-

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَاۙ وَ اِذَا حَكَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا یَعِظُكُمْ بِهٖؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِیْعًۢا بَصِیْرًا۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا۔ (پ ۵ ع ۵) (آیت نمبر ۵۸ - ۵۹)

ترجمہ :-

بے شک تمکو اللہ اس بات کا حکم دیتا ہے کہ اہل حقوق کو انکے حقوق پہنچا دو۔ اور یہ کہ جب تم لوگوں کا تصفیہ کیا کرو۔ تو عدل سے تصفیہ کیا کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ جس بات کی تمکو نصیحت کرتا ہے وہ بہت اچھی بات ہے بلاشبہ اللہ خوب سنتا اور دیکھتا ہے۔

اے ایمان والو! تم اللہ اور اسکے رسول کا کہنا مانو۔ اور تم میں جو اہل حکومت ہیں، انکا بھی، پھر اگر کسی امر میں تم باہم اختلاف کرنے لگو تو اس امر کو اللہ تعالیٰ اور رسول کے حوالے کر دیا کرو۔ اگر تم اللہ پہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔ یہ سب سے اچھی بات ہے اور اسکا انجام بھی بہت اچھا ہے ___ (وَ مَا عَلَیْنَاۤ اِلَّا الْبَلٰغ)

وزیر اعلیٰ کا انتخاب

(S.M. Athar) Secretary

Only one nomination paper for election of Chief Minister was received by me on 5th December, 1976. Miss Fazila Alfani, M.P.A. has nominated and Maulvi Saleh Muhammad M.P.A. has seconded Mr. Muhammad Khan Barozai in this nomination paper. Mr. Mohammad Khan Barozai had consented to the said nomination. As the time for the withdrawal of candidature has expired. I hereby declare Mr. Muhammad Khan Barozai to have been elected as Chief Minister.

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ جیسا کہ آپ لوگوں نے سنا، وزیر اعلیٰ کا انتخاب عمل میں آگیا ہے۔

(تالیاں)

چونکہ اسمبلی کے سامنے اس وقت کوئی دوسرا کام نہیں ہے۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی آج تین بجے سہ پہر تک کیلئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(گیارہ بج کر دس منٹ پر اسمبلی کا اجلاس پیر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا۔)

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

دوبارہ سہ پہر تین بجے

زیر صدارت میر قادر بخش بلوچ، ڈپٹی اسپیکر شروع ہوا

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از قاری افتخار احمد کاظمی

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝

(صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ۔ پارہ ۱۴ ع ۱۸ ۔ آیت ۹۰ تا ۹۱)

ترجمہ :۔

بے شک اللہ تعالیٰ اعتدال اور احسان اور اہل قرابت کو دینے کا حکم فرماتا ہے اور کھلی برائی اور مطلق برائی، اور ظلم کرنے سے منع فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمکو نصیحت فرماتا ہے۔ تاکہ تم اسکی نصیحت کو قبول کرو۔ اور تم اللہ کے عہد کو پورا کرو۔ جبکہ تم اسکو اپنے ذمہ کرلو۔ اور اپنی حلفوں کو بعد مستحکم کرنے کے مت توڑو۔ اور تم اللہ تعالیٰ کو گواہ بھی بنا چکے ہو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

اسپیکر کا انتخاب اور حلف عہدہ

Mr. Deputy Speaker. Only one nomination paper for election to the office of the Speaker, Provincial Assembly of Baluchistan has been received. Jam Mir Ghulam Qadir Khan, MPA has been nominated by Mr. Sabir Ali Baluch, MPA. As Jam Mir Ghulam Qadir Khan has not withdrawn his candidature, he is declared to have been elected.

I now call upon Jam Mir Ghulam Qadir Khan to please make oath of the office of the Speaker.

(اس موقع پر جام میر غلام قادر خان نے بطور اسپیکر اردو میں اپنے عہدے کا حلف اٹھایا)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ جام صاحب اب آپ اپنی نشست سنبھالیئے۔

(اس موقع پر جام میر غلام قادر خان بحثیت اسپیکر صدر نشین ہوئے۔)

جناب اسپیکر کو تہنیت

ڈپٹی اسپیکر۔ مسٹر اسپیکر! میں تہہ دل سے آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اور مجھے خوشی ہے کہ ہمیں بلوچستان اسمبلی کیلئے آپ جیسا لائق اور کامیاب سیاستدان ملا ہے۔ اسپیکر کی خدمات انجام دینے کے واقعی آپ اہل ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اپنے کام کو خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیں گے مجھے یہ بھی یقین ہے کہ آپ اس عہدہ کو بہترین طریقے سے چلائیں گے اور یقیناً آپ اسکو چلا سکتے ہیں۔ ان الفاظ کے ساتھ میں آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

(تالیاں)

مسٹر صابر علی بلوچ - مسٹر اسپیکر! سب سے پہلے میں آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور میں اسمبلی کے ممبران کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے آپ جیسے جمہوری انداز فکر رکھنے والے باصلاحیت اور محب وطن شخص کو بلوچستان اسمبلی کا اسپیکر منتخب کیا ہے۔

جناب والا! بلوچستان ایک ایسا صوبہ ہے جہاں پر عوامی حکومت کے اقتدار سنبھالنے سے پہلے ایک عام آدمی کو یہ حق حاصل نہ تھا کہ وہ ملک کے معاملات، حکومت اور سیاست میں اپنا کردار ادا کر سکے۔ قائد عوام جناب ذوالفقار علی بھٹو کی مہربانی سے بلوچستان کو ایک علیحدہ صوبہ بنایا گیا اور بلوچستان میں اسمبلی قائم کی گئی جہاں حکومت عوام کے سامنے جواب دہ ہوتی ہے۔

جناب والا! پاکستان کے باقی تینوں صوبوں یعنی پنجاب، سرحد اور سندھ میں پہلے بھی صوبائی حکومتیں تھیں اور صوبائی اسمبلیاں تھیں وہاں کے لوگوں کو حکومت چلانے کا تجربہ تھا۔ اسمبلی کی روایات اور حکومت کو چلانے کا طریقہ کار پہلے بھی موجود تھا لیکن ہمیں یہ سعادت قائد عوام اور پیپلز پارٹی کے چیئرمین جناب ذوالفقار علی بھٹو کی وجہ سے ملی۔

اس سے پہلے جناب محمد خان باروزئی اس ایوان کے اسپیکر تھے جنہوں نے بڑے خلوص اور بڑی دیانتداری سے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اس اسمبلی کو چلایا جو کہ ہمارے لئے باعث فخر ہے۔

جناب والا! جب آپ وزیراعلیٰ تھے تو بڑے مشکل اور کٹھن دور میں آپ نے اس صوبے کا نظم ونسق چلایا۔ آپ نے اس صوبے کے نظم ونسق کو اس وقت چلایا جب لوگ اس دیس کے، اس سرزمین کے اور اس ملک کے خلاف مصروف عمل تھے اور پاکستان کی سالمیت کے خلاف کام کرتے تھے۔ آپ نے اس صوبے میں امن کو فروغ دیا اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر آپ نے ایک اچھی اور پرامن فضا قائم کی۔ میں اسمبلی کے ممبران کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے ایسے شخص کو اسپیکر مقرر کیا ہے جو پارلیمانی روایات کو جانتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ بغیر کسی خوف و خطر کے اسمبلی کو اس کی تمام تر روایات کیساتھ چلائیں گے۔ اور میں یقین کے ساتھ کہوں گا کہ یہ ایوان سب سے زیادہ معزز ایوان ہے۔ کیونکہ بلوچستان کے لوگوں کے نمائندے اس میں بیٹھے ہیں وہ عوام کے مسائل جانتے ہیں کہ لوگوں کو کیسی مشکلات درپیش ہیں جن کو ہم یہاں انشاءاللہ حل کرینگے۔ میں ایک بار پھر آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ شکریہ

(تالیاں)

مولوی صالح محمد - جناب اسپیکر ! میں آپ کو اس عہدے پر فائز ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ جس مشکل وقت میں آپ وزیراعلیٰ بنے تھے۔ اس وقت ہماری پارٹی کے ارکان کی تعداد بہت کم تھی۔ قائدعوام کی خوش اخلاقی کی وجہ سے آج ہم پھر یہاں مل بیٹھے ہیں اور پارلیمانی زندگی دوبارہ قائم ہوگئی ہے۔

ایوان میں اب ہماری اتنی اکثریت ہوگئی ہے کہ ہمیں کسی اور پارٹی کے ساتھ اشتراک کی ضرورت نہیں۔ دوسری پارٹی کے لوگ بھی آپ کی خوش اخلاقی کی وجہ سے ہماری پارٹی میں آگئے ہیں۔ جس کے لیئے میں آپ کو اور ایوان کے ممبران کو مبارکباد دیتا ہوں۔

اب جبکہ آپ ہماری اسمبلی کے اسپیکر بنے ہیں، ہمیں امید ہے کہ آپ بطور اسپیکر نہ صرف ہم سے تعاون کریں گے بلکہ آپ حزب اختلاف والوں سے بھی انصاف کریں گے۔ ہمیں آپ سے پوری امید ہے کہ آپ عدل و انصاف سے کام لیں گے۔ جس کی بدولت آپ بھی کامیابی حاصل کریں گے۔ ہم سب لوگ آپکی خوش اخلاقی کی وجہ سے انشاءاللہ ایک دوسرے کے ہمیشہ ساتھ رہینگے تاکہ صوبے کے لوگوں کی خدمت کر سکیں۔ ہم پاکستان کیلئے بھی انشاءاللہ اتحاد قائم رکھنے کی کوشش کریں گے۔ ہمیں قائدعوام پر فخر ہے کہ انہوں نے ٹوٹے ہوئے ملک کو سنبھالا اور جیسا کہ ہمارے صابر صاحب نے فرمایا صوبے میں لڑائی جھگڑے وغیرہ سب کچھ ان کے طفیل ختم ہوئے الحمدللہ یہ شکر کی بات ہے کہ میں نے اپنی وزارت کے زمانہ میں اپنی پوری کوشش اور محنت سے لوگوں کی خدمت کی جو کہ انشاءاللہ لوگوں کو یاد رہے گی۔ اب ہمارے دوسرے بھائیوں کو اس خدمت کا موقع ملا ہے۔ میں ان سے صرف اتنا کہوں گا کہ وہ صرف ہمارا خیال ہی نہ کریں بلکہ دوسرے تمام لوگوں کا بھی خیال رکھیں ان کا سلوک سب سے اچھا ہونا چاہیئے ہم وزیراعلیٰ صاحب سے عرض کرتے ہیں کہ ہم انشاءاللہ آپ سے تعاون کرکے آپ کی خدمت کرتے رہیں گے۔ آپ ہمیں جو حکم دیں گے ہم انشاءاللہ اس کی بجاآوری نہ صرف دن میں بلکہ راتوں میں بھی کریں گے۔ ہمارے بس میں جو کچھ بھی ہوگا ہم انشاءاللہ کرتے رہیں گے۔ ایک ضروری بات مجھے یہ کہنی ہے کہ ۲۵ جون ۷۵ء کو اس اسمبلی نے ایک قرارداد منظور کی تھی جس کیلئے میں ایوان کے تمام ممبران کا شکریہ ادا کرتا ہوں لاء کمیشن نے جو سفارش کی تھی وہ عوام کی خواہشات کے مطابق تھی ان سفارشات کے نفاذ سے ہمارے قبائلی مقدمات کے فیصلے شرع کے مطابق ہوا کریں گے۔ بلوچستان کے تمام اضلاع میں قاضی مقرر کیۓ جائیں گے۔ ہمارے قائدعوام

نے ان سفارشات کو منظور فرمالیا ہے۔ یہ ہماری خوش قسمتی کا باعث ہے اور اس پر مجھے بڑا فخر ہے۔ جس طرح ہم سب شرعی قانون کے نفاذ سے خوش ہیں اسی طرح ہمارے عوام بھی اس سے خوش ہوں گے کیونکہ صوبے کے تمام اضلاع میں ایک ہی قسم کا قانون نافذ ہوگا۔ ہمارے ڈپٹی کمشنر صاحبان جب قلات، ژوب، اور مکران جائیں گے تو انہیں ایک ہی قانون ملے گا۔ ایسا نہیں ہوگا کہ ایک جگہ ایک قانون ہو اور دوسری جگہ کوئی دوسرا قانون چل رہا ہو۔ مجھے اس یکسانیت پر بڑی خوشی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں قرآن مجید عطا ہوا ہے۔ یہ قرآن مجید صرف وظیفہ کرنے کیلئے نہیں ہے۔ ہمیں اس پر عمل کرنا ہے۔ یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہمارے قائد عوام کی بدولت حکومت نے اس شرعی قانون کا نفاذ کیا ہے۔ اس سے نہ صرف مجھے بلکہ تمام لوگوں کو خوشی ہوئی ہے اور اسی شرعی قانون کی بدولت ہم انشاءاللہ کامیاب ہوں گے۔

میں پھر دوبارہ آپکو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ جل شانہ آپ کو نہ صرف دنیا میں کامیابی نصیب فرمائے بلکہ آخرت میں بھی کامیابی عطا کرے ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔ شکریہ

(تالیاں)

میر شاہنواز خان شاہوانی۔ محترم جناب اسپیکر! میں جناب کو اس جلیل القدر منصب پر فائز ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ جناب بھی اپنے پیشرو جناب محمد خان باروزئی صاحب کے پورے پورے نعم البدل ثابت ہوں گے۔ جناب والا۔ مجھ سے پہلے جناب صابر بلوچ صاحب نے تقریر کی اور مولوی صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے میں انکی لفظ بلفظ تائید کرتا ہوں۔

جناب والا۔ یہ صحیح ہے کہ جناب نے جب بلوچستان کی عنانِ حکومت اپنے ہاتھ میں لی تھی اس وقت جو کام ہوئے اگر ان پر نظر ڈالی جائے اور انکا تجزیہ کیا جائے تو وہ بلوچستان کی تاریخ میں زریں الفاظ میں لکھے جانے کے قابل ہیں۔ میں یہ امید بھی کرتا ہوں کہ آپ کے جو جانشین ہیں وہ بھی انشاءاللہ تعالیٰ ہماری امیدوں کو پورا کریں گے۔ میں ان کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ان کے ساتھ جو وزراء ہیں انہیں بھی مبارکباد دیتا ہوں وہ بھی اچھے، کام کرنے والے ہیں۔ اور انشاءاللہ اچھا کام

کریں گے۔ جس کیلئے میں آپ سب ممبران کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ شکریہ۔

(تالیاں)

وزیر مال، آبکاری، سیاحت و اوقاف ۔ (میر نصرت اللہ خان بنگزائی) جناب اسپیکر! میں آپکو تہ دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اس بات پر خوشی محسوس کرتا ہوں کہ آپ جیسے باصلاحیت تجربہ کار اور بزرگ شخصیت کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کی اسپیکرشپ کا عہدہ دیا گیا ہے۔ جناب والا! میں اپنی جانب سے آپکو مکمل تعاون کا یقین دلاتا ہوں اور مجھے یہ بھی امید ہے کہ تمام دیگر ممبران اسمبلی کا تعاون بھی آپکو حاصل ہوگا۔ اس سے قبل جناب نے بحیثیت وزیراعلیٰ جو خدمات بلوچستان کے عوام کیلئے انجام دی ہیں وہ سب پر عیاں ہیں ان کو دوہرانا اور کوئی لمبی چوڑی تقریر کرنا اس وقت مناسب نہیں مجھے اب بھی امید ہے کہ آپ اپنے موجودہ فرائض کو نہایت خوش اسلوبی اور نہایت تندہی سے سرانجام دیں گے۔ جناب والا! میں آپکو ایک بار پھر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خدا آپکو اس منصب میں بھی کامیاب و کامران کرے۔ شکریہ۔

(تالیاں)

وزیر صحت، تعلیم و سماجی بہبود ۔ (مس فضیلہ عالیانی) جناب اسپیکر! میں آپکو مبارکباد دیتے ہوئے مسرت محسوس کرتی ہوں کیونکہ ہم میں آپ سب سے زیادہ پرانے پارلیمنٹیرین ہیں مجھے توقع ہے کہ آپ بطور اسپیکر اس معزز ایوان کے حقوق کا اس غیر جانبداری کے ساتھ تحفظ کریں گے جیسا کہ ہمارے پہلے اسپیکر جناب محمد خان باروزئی صاحب کرتے رہے۔

جناب والا۔ میں یہ تصور کرتی تھی کہ جناب محمد خان باروزئی صاحب کا بطور اسپیکر کوئی نعم البدل نہیں ہو سکتا لیکن اب میں سمجھتی ہوں کہ آپ کی ذات اسپیکرشپ کیلئے نہایت ہی موزوں ہے اور یہ آپ ہی کا حصہ ہے۔ آپ ایک منجھے ہوئے اور پرانے سیاست دان ہیں۔ محمد خان باروزئی صاحب جو پہلے اسپیکر تھے اب ان کی ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں اور میں دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں یہ توفیق دے کہ وہ اپنے فرائض بحسن و خوبی سرانجام دیں اور صحیح طریقے سے عوام کی

خواہشات کے مطابق بلوچستان کی ترقی ہو اور یہاں کی پسماندگی ختم ہو جائے اور جیساکہ میں ہمیشہ کہتی رہی ہوں کہ بلا امتیاز رنگ و مذہب، ذات اور پارٹی کے اس صوبے میں ہر انسان کو ان سے فائدہ پہنچ سکے۔ ہمارے صوبے میں قانون شریعت نافذ ہو چکا ہے میں مولوی صاحبان کو بھی انکی کوششوں اور جدوجہد پر مبارکباد دیتی ہوں۔ (ایک آواز۔ یہ تو قائد عوام جناب ذوالفقار علی بھٹو کی مہربانی اور کوشش ہے)

میں ایک دفعہ پھر جناب کو اپنی طرف اور اس ایوان کی طرف سے مبارکباد پیش کرتی ہوں۔

(تالیاں)

وزیر قانون، خوراک، مواصلات و تعمیرات۔ (میاں سیف اللہ خان پراچہ) جناب اسپیکر! جمہوری نظام اور اسمبلی کی بات کرتے وقت قائد عوام جناب ذوالفقار علی بھٹو کا نام لینا ضروری ہے۔ پانچ سالوں کے اس مختصر سے عرصے میں قائد عوام نے کئی شاندار اور قابل فخر کارنامے انجام دئے ہیں۔ کل ہی انہوں نے اس صوبے کے قبائلی علاقوں میں قانون شریعت نافذ کیا ہے۔ یہ ان کا ایک بڑا کارنامہ ہے۔ اور ان کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ پاکستان میں جمہوریت نافذ کی گئی۔ (تالیاں)

جناب اسپیکر! ہمیں اپنے ماضی کے حالات کو نہیں بھولنا چاہیے انگریزوں نے ہمارے صوبے کیلئے کیا چھوڑا ؟ کس قسم کی ڈیموکریٹک باڈی یا جمہوری اقدار چھوڑیں ؛ انہوں نے نہ اسمبلی چھوڑی تھی اور نہ ہی کوئی لوکل باڈیز قسم کا ادارہ چھوڑا تھا۔ اس پورے صوبے میں صرف ایک میونسپلٹی کوئٹہ میں تھی اور اس میں بھی ارکان نامزد ہوا کرتے تھے۔ پاکستان بننے کے بعد قائد عوام کو اختیارات ملنے سے پہلے بھی یہاں پر جو حالات تھے اس سے بھی آپ حضرات اچھی طرح واقف ہیں۔ مگر یہ اس مرد مجاہد قائد عوام جناب ذوالفقار علی بھٹو کی قیادت ہی ہے جس کے ذریعے ہمیں جمہوریت عطا ہوئی۔ ۲ مئی ۱۹۷۲ کو پہلی مرتبہ اس اسمبلی میں جناب محمد خان باروزئی صاحب نے پہلے اسپیکر کی حیثیت سے حلف اٹھایا تھا۔ آپ آج اسی کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ جناب اسپیکر! آپ کے عہدے کی پوزیشن ہمارے صوبے میں جمہوری نظام کے تحت ایک پگڑی کی مانند ہے۔ جو اس

کرسی پر بیٹھتے ہوئے ہم پر ہی نہیں بلکہ ساری دنیا پر عیاں ہوتی ہے کہ یہاں پر جمہوری نظام عملی طور پر کام کر رہا ہے۔

جناب والا: آپ جمہوری نظام کیلئے کوئی نئے نہیں ہیں۔ آپ ایک پرانے پارلیمنٹیرین ہیں۔ جب سے پاکستان بنا ہے آپ یا قومی اسمبلی یا صوبائی اسمبلی کے ممبر یا وزیر رہے ہیں۔ آپ اس صوبے کے وزیر اعلیٰ رہ چکے ہیں۔ آپ بہت نازک اور مشکل دور سے گزرے ہیں۔ ہمیں آپ کی قابلیت پر بھرپور یقین ہے کہ آپ اپنے اسپیکرشپ کے فرائض بھی صحیح طریقے سے سرانجام دیں گے۔

اس موقع پر میں سابق اسپیکر صاحب کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس خیال سے نہیں کہ وہ آج وزیر اعلیٰ بن گئے ہیں بلکہ اس خیال سے کہ وہ اس صوبے کی اسمبلی کے پہلے اسپیکر تھے۔ اور ساڑھے چار سال تک انہوں نے بڑے شاندار طریقے سے اس ایوان کے اندر جمہوری روایات کو بڑی خوش اسلوبی سے قائم رکھا۔ مجھے امید ہے کہ یہ سلسلہ آگے بھی چلتا رہے گا۔ ان الفاظ کے ساتھ میں دوبارہ آپکو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

(تالیاں)

مسٹر یوسف علی مگسی:- جناب اسپیکر! سب سے پہلے تو میں آپ کو رسماً مبارکباد پیش کرتا ہوں ابھی جیساکہ صابر علی صاحب اور مولانا صالح محمد صاحب نے فرمایا اور واقعی انہوں نے صحیح فرمایا کہ آپ نے بڑے مشکل وقت اور بڑے کٹھن دور میں وزارت اعلیٰ کا عہدہ سنبھالا تھا اور آپ نے اپنے فرائض جس احسن طریقے سے نبھائے مجھے اس پر شاعر مشرق علامہ اقبال کا ایک شعر یاد آرہا ہے۔

اگر عثمانیوں پر کوہ غم ٹوٹا تو کیا غم ہے
کہ خون صد ہزار انجم سے ہوتی ہے سحر پیدا

(واہ واہ کی آوازیں)

یہ شاعر مشرق کا خیال تھا جو پاکستان کی شکل میں قائداعظم کی کوششوں سے پورا ہوا اور اس کو عملی جامہ جناب قائد عوام نے پہنایا مجھے اس بات پر فخر ہے۔

(تالیاں)

کیونکہ وہ دور بہت کٹھن اور مشکل دور تھا۔ اس کے بعد مجھے غالب کا ایک اور شعر یاد آرہا ہے کہ

کون ہے جو نہیں ہے حاجت مند
کس کی حاجت روا کرے کوئی

مجھے اس پر بھی فخر ہے کہ ہماری پارٹی اور دوسری پارٹیوں میں یہ فرق ہے کہ ہماری پارٹی وزارتوں کی حاجت مند نہیں ہے۔ ہم سب کی مشترکہ کوشش پاکستان کے عوام کی فلاح وبہبود ہے اور مجھے یقین ہے کہ جس عہدۂ جلیلہ پر پہلے بارو زئی صاحب فائز تھے اور اب آپ فائز ہیں اس کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے آپ اسی معزز ایوان میں ہر فرد کے ساتھ پورا پورا انصاف کریں گے۔ اس میں آپ کو ہمارا تعاون رہے گا۔ ہم قائد عوام کے ساتھ مل کر عوام کی خواہشات کے مطابق لوگوں کی حاجت روائی کرینگے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ نہ صرف پوری توقع ہے بلکہ یقین ہے کہ اس معزز ایوان کے ممبران پر مل کر آپ یقیناً لوگوں کی حاجت روائی کریں گے۔ آخر میں میں اپنی طرف سے اور اپنے حلقۂ انتخاب کی جانب سے آپ کو اپنے بھرپور تعاون کا یقینی دلاتا ہوں میں آپ کو دوبارہ مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ شکریہ۔

(تالیاں)

سینئر وزیر، وزیر داخلہ قبائلی امور و بلدیات (مسٹر غوث بخش رئیسانی)۔ جناب اسپیکر! سب سے پہلے میں آج کی کارروائی پر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور اس کے بعد میں آپ کے انتخاب پر آپکو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس ایوان کے سب سے زیادہ پرانے پارلیمینٹیرین ہیں۔ آپ پاکستان کے قیام سے اب تک اسمبلیوں کے رکن رہے ہیں۔ آپکا پارلیمانی تجربہ ہم سب سے زیادہ ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ بلوچستان اسمبلی کے اسپیکر کی حیثیت سے نہ صرف وہ روایات جو سابق اسپیکر محمد خان باروزئی صاحب نے قائم رکھیں بلکہ وہ روایات بھی جو جمہوری ملکوں کے اسپیکروں نے ساری دنیا میں قائم رکھیں مدنظر رکھیں گے اور اپنے عمل سے یہ ثابت کر دینگے کہ بلوچستان میں بھی جمہوری نظام قائم ہے۔

آج ایک سال بعد جمہوری عمل دوبارہ جاری ہوا ہے۔ اس پر میں بلوچستان کے عوام کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کیونکہ ان کو انکے جمہوری حقوق ایک سال کے بعد دوبارہ ملے ہیں۔ میں اس ایوان کے ارکان کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ جو جمہوری عمل معطل ہوگیا تھا وہ اب دوبارہ بحال ہوگیا ہے مجھے یقین ہے کہ ہم اس سے سبق حاصل کریں گے تاکہ آئندہ ایسی فضا پیدا نہ ہو جس سے جمہوریت پھر معطل ہو جائے۔

آج جس وقت وزیراعلیٰ صاحب اپنے عہدے کا حلف لے رہے تھے اس وقت ہمیں موقع نہیں ملا کہ ہم تقریر کرتے اور انہیں مبارکباد پیش کرتے۔ میں اب بارو زئی صاحب کو اس معزز ایوان میں وزیراعلیٰ منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اس کے ساتھ میں خاتون وزیر صاحبہ کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں یہ کہوں گا کہ ہمارا صوبہ بلوچستان ہمیشہ سے ایسا رہا ہے اور آزادی سے پہلے بھی ایسا رہا تھا کہ یہاں پر قبائلی نظام رائج تھا اور یہاں سرداری نظام رائج رہا ہے۔ یہاں قبائلی قوانین بھی رائج رہے ہیں اب بلوچستان کا صوبہ عوامی حکومت کی بدولت کسی دوسرے صوبے سے پیچھے نہیں رہا۔ اب یہاں پر سرداری نظام اور جاگیرداری نظام بھی ختم ہوگیا ہے۔ میں بلوچستان کے عوام کو دوبارہ مبارکباد دیتا ہوں کہ خدا کے فضل وکرم سے ہمارے سارے صوبے میں شرعی نظام کا نفاذ بھی ہوگیا ہے

(تالیاں)

اس کا سہرا قائد عوام کے سر ہے۔ یہ قوانین بلوچستان کے عوام کے جذبات کی قدر کرتے ہوئے ہمارے صوبے میں نافذ کئے گئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اسلامی قانون کے نفاذ کی طرف پہلا قدم ہے۔ پاکستان کے اور اس صوبے کے عوام اسلامی اور شرعی نظام کی طرف قدم بقدم بڑھتے جا رہے ہیں اور اسی طرح ہم انشاءاللہ اسلامی قوانین کی طرف آگے جائیں گے۔ اور اس کے ذریعے انشاءاللہ اپنے معاشرے کو استحصال سے پاک کردیں گے۔

میں اپنے ساتھی چیف منسٹر سے اتنا ضرور کہونگا کہ آپ نے جس غیر جانبداری سے اپنی اسپیکرشپ کو چلایا مجھے یقین ہے کہ آپ اپنے وزارت اعلیٰ کے منصب کو بھی اسی طرح غیر جانبداری سے چلائیں گے۔ آپ سارے صوبے کے عوام کی خدمت کرتے ہوئے جمہوریت کو آگے بڑھائیں گے آپ کسی شخص کو بھی

صوبے کے خلاف غلط کام نہ کرنے دیں گے۔ اس کے علاوہ جو شخص نظم و نسق خراب کرے امن و امان کا مسئلہ پیدا کرے یا عوام کی زندگیوں کو خراب کرے اس کے خلاف آپ سخت کارروائی کریں گے۔ اس صوبے میں جو سازشیں ہوتی رہی ہیں میرا مطلب اس حکومت سے ہے جس کا میں بھی ممبر تھا اور جس میں کافی سازشیں ہوئیں امید ہے کہ ان سازشوں اور سازشیوں سے بھی آپ نمٹیں گے۔ آپ کسی سازشی کو حکومت میں آنے نہیں دیں گے تاکہ ہم اطمینان سے عوام کیلئے کام کر سکیں اور ہم کسی غلط کام میں نہ پڑ جائیں۔ ہم پہلے ہی اس انتشار کا نتیجہ دیکھ چکے ہیں کہ پورے صوبے میں ایک سال تک جمہوری عمل معطل رہا۔ میں سمجھتا ہوں کہ انسان وہ ہے جو اپنی غلطی بلکہ دوسروں کی غلطی سے بھی سبق سیکھے ہم جو غلطی کر چکے ہیں ہمیں چاہیے کہ اس سے سبق سیکھیں میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ ہم عوام سے انصاف کریں گے ان کے روزمرہ کے مسائل کو حل کریں گے۔ میں آپکو یہ بتا دوں کہ جب ہم سب مل کر کام کریں گے تو اس سے پاکستان مضبوط ہوگا اور جب پاکستان مضبوط ہوگا تو اسلام مضبوط ہوگا۔ ہماری آپکی اور عوام کی زندگی بہتر ہو جائے گی۔ آخر میں میں یہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور اس پاکستان کے تمام عوام کو راہ راست پر چلائے اور ہمیں یہ طاقت دے کہ ہم عوام کی خدمت کر سکیں۔ آمین۔

شکریہ۔

<u>وزیر اعلیٰ</u> ۔ (جناب محمد خان باروزئی) جناب اسپیکر! آج میں اپنی طرف سے اور قائد ایوان ہونے کی حیثیت سے اس پورے ایوان کی طرف سے آپکو اس باوقار عہدے پر فائز ہونے پر پُرخلوص اور صمیم قلب سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ چونکہ انتہائی خوش قسمتی سے میں آپ کے اس آفس سے متعلق رہا ہوں۔ اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ آپکو اپنے فرائض سرانجام دینے میں کتنی دشواریوں اور مشکلات کا سامنا ہوگا۔ لیکن یہ میرا پختہ یقین ہے کہ آپ جیسے پرانے پارلیمنٹیرین کیلئے یہ چنداں دشوار نہیں ہوگا۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اس کرسی پر بیٹھ کر پارٹی کے تعلقات کو بھول کر محض اسپیکر کے طور پر اپنی رولنگ اور اپنے فیصلے دیا کریں گے۔ اسپیکر صرف اکثریتی پارٹی کا نہیں ہوتا۔ آپ پرانے پارلیمنٹیرین ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ اسپیکر کے کیا فرائض ہوتے ہیں جب آپ اس کرسی پر بیٹھ گئے تو

آپکی نظر صرف اکثریتی پارٹی پر نہیں ہونی چاہیے۔ آپ پارٹی کے رکن کی حیثیت سے نہیں بیٹھے ہیں آپکو اقلیتی پارٹی کا بھی جس کو پارلیمانی زبان میں حزب اختلاف کہا جاتا ہے اتنا ہی خیال رکھنا ہوگا جتنا کہ حزب اقتدار کا۔ مجھے یہ یقین ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس کرسی کے تمام تقاضوں سے بطرز احسن واقف ہیں اور مجھے یہ امید ہے کہ آپ ان کو بڑے اچھے طریقے سے نبھائیں گے۔

آپکو مبارکباد دینے کے سلسلے میں میرے نئے منصب کا تذکرہ بھی آیا اور پرانے چھوڑے ہوئے منصب کا ذکر بھی اچھے اور حوصلہ افزا الفاظ میں کیا گیا۔ پرانے اور چھوڑے ہوئے منصب کے سلسلے میں آج میں اپنے ساتھیوں کے ان جذبات کا مشکور ہوں جو انہوں نے میرے حق میں ادا فرمائے ہیں بلکہ میں یہ کہوں گا کہ یہ ان کا حسن ظن ہے بہرحال میں نے آج تک اسکو اپنا فرض سمجھا ہے۔ اس میں میرے خیال میں کسی قسم کا فخر یا ناز کرنے کی بات نہیں ہے۔ جہاں تک میرے نئے منصب کا تعلق ہے میں اس کیلئے مشکور ہوں کہ میرے ساتھیوں نے مجھ پر اعتماد کیا بلکہ سب سے پہلے میں جناب قائد عوام جناب ذوالفقار علی بھٹو صاحب وزیراعظم پاکستان، کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے اس منصب کے لئے منتخب فرمایا اور میرے ساتھیوں سے میری سفارش کی کہ وہ مجھے اس ایوان کا لیڈر منتخب کریں۔ میں انکا بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھ پر اعتماد کیا اور میری ہمیشہ یہ کوشش رہے گی کہ میں انکے اعتماد کو ٹھیس نہ پہنچاؤں۔ اور انکے اعتماد پر پورا اتر سکوں اس کے ساتھ ہی میں اپنے ساتھیوں کا بھی مشکور ہوں بلکہ پورے ایوان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے میرے مقابلے میں اس ایوان میں کوئی دوسرا آدمی کھڑا نہیں کیا۔ اور متفقہ طور پر مجھے وزیراعلیٰ منتخب کیا۔ جہاں تک مجھ سے توقعات وابستہ کرنے کی بات ہے تو جیسا کہ نواب رئیسانی صاحب نے فرمایا ہے اور میں بھی یہ سمجھتا ہوں۔ گو کہ میں انتظامی امور اور حکومت کی باتوں سے دور رہا ہوں لیکن میری نظریں یہاں کے حالات و واقعات پر رہتی تھیں۔ میں جانتا ہوں کہ پہلی حکومتوں کی ناکامی کے کیا کیا اسباب تھے۔ اب ان پرانی غلطیوں کو ہرگز نہیں دہرایا جائے گا اور جیسا کہ نواب رئیسانی صاحب نے فرمایا ہے کہ جمہوری عمل ایک سال تک رکا رہنے کے بعد جاری ہوا ہے۔ اس کے بعد ہم از سر نو نئے عزم و حوصلے کے ساتھ

ایک ٹیم کے طور پر اس ملک کی خوشحالی اور ترقی کیلئے اور اس صوبے کی خوشحالی کے لئے رات دن کوشاں رہیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ترقی اور خوشحالی کیلئے بات مل جل کر کام کرنے سے بنے گی۔ اور اگر یہ اتحاد صرف ظاہری ہو اور لوگوں کو دکھانے کے لئے ہو تو وہ اصل میں اتحاد نہیں ہوگا بلکہ میں کہوں گا کہ وہ ایک بہت جھلک ہوگا ہم پرانے تجربوں کی روشنی میں انشاءاللہ مکمل طور پر اور صحیح معنوں میں اتفاق و اتحاد سے رہتے ہوئے اس صوبے اور اس ملک کی ترقی و خوشحالی کیلئے ہر ممکن کوشش کریں گے اور ایک اچھے طریقہ کار کے تحت حکومت کا کاروبار چلائیں گے

. مجھ سے آج پریس کانفرنس میں بھی پوچھا گیا اور ویسے بھی عام طور پر یہ سوال کیا جاتا ہے کہ بحیثیت چیف منسٹر میرا پروگرام کیا ہوگا میں نے وہاں بھی یہ عرض کیا ہے۔ اور جناب اسپیکر! آپکے توسط سے دوبارہ یہ عرض کرونگا کہ ہمارے پاس بلند بانگ دعوے نہیں ہیں میرے پاس کوئی مخصوص پروگرام نہیں ہے اور اس قسم کے دعوے بھی نہیں ہیں کہ وعدے کرنے کے بعد انہیں بھلا دیا جائے۔ میں تو یہ سوچتا ہوں کہ اگر بہت زیادہ وعدے کرنے کے شوق میں دور جاؤں اور بہت زیادہ وعدے کروں تو میں صرف یہ وعدہ کر سکتا ہوں کہ ہم صوبے کیلئے محنت و مشقت اور مسلسل کاوشیں کریں گے تاکہ یہاں پر فلاح و بہبود ہو اور صوبے کا نظام بہتر طور پر عمل میں آجائے۔ اس لئے میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اتنی طاقت و صلاحیت عطا کرے کہ ہم محنت اور کاوش کرتے ہوئے عوام کی فلاح و بہبود کے کام سرانجام دیں۔ اور محنت اور کاوش کو اپنا شعار بنائیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ لوگوں سے غلط قسم کے وعدے کرنا مناسب نہیں جو ہم بعد میں پورے نہ کر سکیں کیونکہ لوگوں کو ایک سال تک جمہوری عمل رکا رہنے کے بعد دوبارہ حکومت میسر آئی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ محنت اور کاوشوں سے جو نتائج برآمد ہوں گے ان سے عوام کو فائدہ پہنچے گا۔

یہاں کچھ شعر و شاعری کی باتیں بھی ہوئی ہیں میں چاہتا ہوں کہ میں بھی آپ کو اس عہدۂ جلیلہ کی مناسبت سے اقبال کا ایک شعر سناؤں۔

بگیر ایں ہمہ سرمایہ بہار از من
کہ گل بدست تو از شاخ تازہ تر ماند

(تالیاں)

مسٹر محمود خان اچکزئی:- (پوائنٹ آف آرڈر)

جناب والا! میں ایوان کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرانا ضروری سمجھتا ہوں کہ وزیراعلیٰ صاحب نے ابھی اپنی تقریر میں رئیسانی صاحب کو نواب صاحب کہہ کر مخاطب کیا میں اس مسئلہ پر بحث کرنا چاہتا ہوں کیونکہ قانون کے تحت سرداری اور نوابی نظام ختم ہو چکا ہے۔

سینئر وزیر- (میر غوث بخش خان رئیسانی)۔ جیسے آپ خان ہیں ویسے ہی میں نواب ہوں۔

مسٹر اسپیکر- یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ آپ تشریف رکھئے۔

وزیر اعلیٰ- جناب والا! ان الفاظ کے ساتھ اور آپکے تعاون اور آپکی شرکت کا نیازمندی کے ساتھ شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپکو اس منصب جلیلہ کیلئے مبارکباد پیش کرتے ہوئے اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

(شکریہ)

مسٹر اسپیکر- (جام میر غلام قادر خان) معزز اراکین اسمبلی! آپ حضرات نے جن تاثرات اور خلوص کا اظہار کیا ہے۔ میرے لئے مشکل ہے کہ میں انکا مناسب الفاظ میں آپکا شکریہ ادا کر سکوں۔ لیکن میں آپکو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جہاں تک اس ایوان کے وقار اور عزت کا تعلق ہے میری یہ کوشش ہوگی کہ میں اسے ہر حال میں برقرار رکھوں اور اسکی آپکو مجھ سے بجا طور پر توقع بھی ہونی چاہیے۔ مجھے امید ہے کہ اس سلسلے میں مجھے ایوان کے ہر فرد کا تعاون حاصل ہوگا۔ جس طرح ایک اچھی حکومت چلانے کیلئے ضروری ہوتا ہے کہ پوری کابینہ کے وزراء کا ایک دوسرے کے ساتھ اور وزیراعلیٰ کے ساتھ اشتراک ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایوان میں اس وقت تک اچھی فضا قائم نہیں ہو سکتی جب

تک کہ ہر معزز رکن اس کے لئے ہر ممکن کوشش نہ کرے۔ مجھے امید ہے کہ اس میں مجھے آپکا بھرپور تعاون حاصل ہوگا اور اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ یہ ایوان اپنی کارروائی بخوبی سرانجام نہ دے سکے۔

آپ حضرات نے مجھ ناچیز کی خدمات کا جو اظہار کیا ہے تو اس سے بڑھ کر میرے لئے کوئی انعام نہیں ہو سکتا کہ پاکستان کی بقاء اور اسکے استحکام کے لئے جو کچھ بھی مجھ سے ہو سکے میں کر گزروں۔ میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ اس ایوان میں اسپیکر کے عہدے پر رہتے ہوئے بھی ہر موقع پر میں پاکستان کے استحکام و بقاء کے لئے ویسی ہی خدمات انجام دوں گا جیسے میں پہلے سے کرتا آیا ہوں۔

آپ حضرات نے جن توقعات کا اظہار کیا ہے میں اپنے آپ کو اس کا اہل تو نہیں سمجھتا ہوں کیونکہ یہ صحیح ہے کہ سابق اسپیکر اور موجودہ وزیراعلیٰ کا کوئی نعم البدل نہیں ہو سکتا۔ انکا نعم البدل ملنا تو بہت مشکل ہے۔ تاہم میں کوشش کروں گا کہ میں اپنے آپ کو اگر جان بارونی نہ ثابت کر سکوں تو کم از کم انکے نقش قدم پر چل کر اپنی خدمات انجام دیتا رہوں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے ایک شخص دوسرے کا نعم البدل نہیں ہو سکتا لیکن میں کوشش کرونگا کہ اس ایوان کی سابقہ روایات کو قائم رکھوں۔ اور بارو زئی صاحب نے جو اچھی روایات چھوڑی ہیں ان پر عمل کر سکوں۔

حزب اختلاف کے ارکان سے میری گزارش ہے کہ جب ایک رکن بطور اسپیکر منتخب ہو جاتا ہے تو اگرچہ وہ بنیادی طور پر پارٹی کا ممبر ہوتا ہے مگر اپنے عہدہ کے اعتبار سے وہ پارٹی میں رہتے ہوئے بھی اس پارٹی کا نہیں رہتا۔ اس کے لئے یہ لازم ہوتا ہے کہ وہ ایوان کے وقار کو غیرجانبداری کے ساتھ بحال رکھے اور اسمبلی کے اپنے بنائے ہوئے قواعد وضوابط پر عمل کرتے ہوئے کسی قسم کی تمیز روا نہیں رکھے۔ معاملہ چاہے حزب اقتدار کا ہو یا حزب اختلاف کا میں ہر ممکن کوشش کرونگا کہ غیرجانبداری کو برقرار رکھوں۔ اسلئے آپ سے امید ہے کہ آپ بھی میرے ساتھ اس سلسلے میں تعاون کریں گے اکثریتی پارٹی کے ارکان سے بھی مجھے امید ہے کہ وہ بھی تعاون کریں گے اور سب کا تعاون مجھے حاصل رہے گا۔

بلوچستان کا صوبہ پسماندہ ہے یہاں کے لوگوں کی خوش قسمتی ہے کہ قائدِ عوام جناب ذوالفقار علی بھٹو کی وجہ سے یہاں کے عوام کو الگ صوبہ ملا اور آج یہاں جمہوریت بحال ہوئی جس کی وجہ سے میں یہاں بطور اسپیکر بیٹھا ہوا ہوں اور آپ حضرات بطور ارکان بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہم سب کا فرض ہے کہ اس ایوان کو کامیاب بنائیں۔ حزب اختلاف کے اپنے نظریات ہوتے ہیں لیکن ملک کی سالمیت اور بقاء انکا بھی فرض ہوتا ہے۔ اس طرح بلوچستان کی سالمیت بھی قائم رہے گی اور اس میں انہیں میرا تعاون بھی حاصل رہے گا۔ حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے اشتراک کے ساتھ ہم آگے بڑھ سکتے ہیں۔

میں نئے وزیر اعلیٰ اور انکی کابینہ کے ارکان کو دِلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ انہوں نے آج حلف وفاداری اٹھایا ہے اور حلف کا مقصد یہ ہے کہ وہ بلوچستان کی بھرپور خدمت کریں۔ محمد خان باروزئی کی یہ بات بڑی پسند آئی کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ وہ کوئی وعدہ نہیں کر سکتے لیکن کوشش ضرور کریں گے کہ اس صوبے کے عوام کی خوشحالی اور ترقی کے لئے زیادہ سے زیادہ محنت کر سکیں۔ وہ خدمت کریں گے اور محنت کریں گے۔ یہ ایک بہت بڑی چیز ہے کہ وزیر اعلیٰ محنت کریں گے۔ اور کوشش کریں تاکہ صوبہ خوشحال ہو اور ترقی پائے۔

ان الفاظ کے ساتھ میں دوبارہ اس معزز ایوان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

چونکہ ایوان کے سامنے اب کوئی کارروائی باقی نہیں رہی ہے اس لئے میں ایوان کی کارروائی غیر معینہ مدت کیلئے ملتوی کرتا ہوں۔

(سپہر چار بجکر پندرہ منٹ پر اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت کیلئے ملتوی ہو گیا)